امن و امان کا مسئلہ

اور سیرتِ طیبہ کی روشنی میں اس کا حل

ڈاکٹر بشیر احمد رند

آج کا جدید اور ترقی یافتہ دور جو سیاسی، سماجی، معاشی، سائنسی اور علمی میدان میں حدِ کمال کو چھو رہا ہے، اس دور میں بھی دنیا اسی طرح امن و امان کے مسئلے سے دوچار ہے جس طرح آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے کا سماج امن اور سلامتی کے مسئلے سے دوچار تھا۔ آج بھی انسانی خون بہت ارزاں ہے، انسانوں کی عزتیں تار تار ہیں، مال و جائداد محفوظ نہیں، مذہبی اور فکری حوالے سے تحفظ نہیں۔ آج بھی رنگ ونسل، ذات پات، وطنیت کا بھوت شیشے میں بند نہیں ہوا، اونچ نیچ کا فرق ختم نہیں ہوا۔ دنیا میں نیشنلزم، فاشزم، سوشلزم جیسے نظریات آئے، لیکن کسی نے انسان کے ان بنیادی مسائل کا حل پیش نہیں کیا۔ لیگ آف نیشنز اور اقوامِ متحدہ کے نام سے ادارے بنے، پھر بھی امن و امان کا مسئلہ جوں کا توں رہا۔ ''جس کی لاٹھی اس کی بھینس'' کا راج آج بھی قائم ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر وہ کیا اسباب ہیں جن کی وجہ سے دنیا میں امن و امان ناپید ہے اور بدامنی کا بھوت دندنا رہا ہے؟ اور پھر یہ کہ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ نے اس کا حل کیا بتایا ہے؟ اس آرٹیکل میں اس مسئلہ کے اصل اسباب اور اس کا حل سیرتِ طیبہ کی روشنی میں تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ جو دین لائے‘ اس کا نام اسلام ہے، جس کے معنی امن اور سلامتی کے ہیں۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کا لایا ہوا دین امن اور سلامتی کا دین ہے، جس کے ہر امر اور نہی کے پیچھے امن اور سلامتی کا راز مضمر ہے۔ اسی طرح جب ہم آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں آپ ﷺ کی تعلیمات اور پاکیزہ کردار سے امن اور سلامتی جھلکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

۱:...... ''المسلم من سلم المسلمون من لسانہٖ ویدہٖ۔''

''(صحیح معنیٰ میں) مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''(۱)

۲:......''المسلم من سلم الناس من لسانہٖ ویدہٖ والمؤمن من أمنه الناس علٰی دمائهم وأموالهم۔''(۲)

یہ سب کچھ خدا کی رضا کے لیے ہو، چنانچہ آپ ﷺ نے ایک اور روایت میں وضاحت فرمادی کہ جو کام خدا کی رضا کے لیے نہ کیا گیا ہو، چاہے بظاہر وہ کتنا ہی عظیم ہو، لیکن وہ خدا کے ہاں قبولیت کی سند حاصل نہیں کر پائے گا، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''إن اللّٰه لا یقبل من العمل إلا ما کان له خالصًا و ابتغی به وجه اللّٰه۔''(۲۱)

''خدا صرف وہی عمل قبول کرتا ہے جو خالصتاً اسی کے لیے اور اس کی رضا کے حصول کے لیے ہو۔''

دنیا میں امن اور سلامتی کو قائم رکھنے کے لیے اور فتنہ اور فساد سے بچنے کے لیے آپ ﷺ نے جو اپنی تعلیمات اور پاکیزہ سیرت ہمارے لیے چھوڑی ہے، انسانی تاریخ اس کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔ آج ہمارے سماج میں جو بدامنی، بے چینی، فتنہ اور فساد برپا نظر آتا ہے دراصل نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ سے دوری کا نتیجہ ہے۔ آپ ﷺ نے اس حوالے سے ایک اصولی ہدایت دی تھی:

''أحب للناس ماتحب لنفسک تکن مسلمًا۔''(۲۲)

''لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو تو کامل مسلمان بنو گے۔''

ہر شخص اپنی جان، مال، اور عزت کا تحفظ چاہتا ہے اور یہ بھی چاہتا ہے کہ اُسے مذہبی وفکری آزادی ہو اور ہر شخص اپنے وطن کی آزادی و خودمختاری چاہتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ وہ دوسروں کے لیے بھی وہی سوچ رکھے اور ان کے ساتھ اسی رویے سے پیش آئے جس کی دوسروں سے توقع رکھتا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ دنیا کے لوگ، حکمرانوں سے لے کر عوام تک اور عوام سے لے کر خواص تک ہر ایک خاتم الانبیاء ﷺ کی پاکیزہ سیرت کو اپنے لیے نمونۂ عمل سمجھے اور اس پر عمل کرے۔ اسی طریقے سے ہی دنیا سے فتنہ اور فساد ختم کیا جا سکتا ہے اور امن اور سلامتی کی فضا پیدا کی جا سکتی ہے۔

حوالہ جات

۱:...... صحیح بخاری، دار السلام للنشر والتوزیع، رقم الحدیث:۱۰۔
۲:......سنن نسائی، رقم الحدیث:۴۹۹۸۔
۳:......المائدہ:۳۲۔
۴:......النساء:۹۳۔
۵:......سنن ابوداؤد، رقم الحدیث:۲۷۶۰۔
۶:......النساء:۲۹۔
۷:......مسندِ احمد بن حنبل۔
۸:......صحیح مسلم، رقم الحدیث:۲۵۶۴۔
۹:......صحیح بخاری، ص:۱۶، حدیث:۶۷۔
۱۰:......الترغیب والترھیب، دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع، ج:۴، ص:۲۲۔
۱۱:......الاسراء:۷۰
۱۲:......تفہیم القرآن، ج:۵، ص:۹۸ بحوالہ سنن بیھقی خطبہ حجة الوداع۔
۱۳:......الرحیق المختوم، المکتبة السلفیة، ص:۵۵۲۔
۱۴:......صحیح بخاری، حدیث:۶۹۱۷، ص:۱۱۹۱۔
۱۵:......البقرة:۲۵۶۔
۱۶:......الکافرون:۶
۱۷:......الکہف:۲۹۔
۱۸:......الانعام:۱۰۸۔
۱۹:......الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج:۱، ص:۲۶۱
۲۰:......صحیح البخاری، ص:۴۶۶، حدیث:۲۸۱۰، ۷۴۵۸۔
۲۱:......شوکانی، نیل الاوطار، ج:۷، ص:۲۲۷
۲۲:......جامع الترمذی، الریاض دار السلام، ۱۹۹۹ء، طبع اول، ص:۵۲۸، حدیث ۲۳۰۵۔

www.banuri.edu.pk